سوال

(895)مروّجہ ہڑتال اور احتجاج کا شرعی حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گزارش ہے کہ مُروّجہ ہڑتال، احتجاجاً کاروبار اور تجارتی مراکز بند رکھنا، جلوس نکالنا، سڑکوں پر پتلے اور ٹائر جلانے کی کتاب و سنت کی روشنی میں کیا حیثیت ہے؟

بعض علماء اس مذکورہ احتجاج کو صحیح اور جائز کہتے ہیں۔ دلیل کے طور پر بیعتِ رضوان کو اللہ کے رسول ﷺ کا احتجاج قرار دیتے ہیں۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔ (سائل: محمد حسین۔ بیگم کوٹ) (۹جون ۱۹۹۵ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مروّجہ نظامِ حکومت چونکہ استعماری قوتوں کی پیداوار ہے۔ اس کے کارہائے نمایاں میں سے یہ ہے کہ مطالبات تسلیم کرانے کے لیے درج بالا چیزیں ضروری اجزاء کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس کے بغیر ان کے زعم کے مطابق نعرۂ جمہوریت نامکمل اور نا تمام ہے۔ اس کے برعکس اسلام ایسی لاقانونیت کا قطعاً حامی نہیں۔ اس کی سنہری تعلیمات میں سے ہے:

لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ۲۷۹ ... سورة البقرة

''یعنی تم کسی کو نقصان نہ دو۔ اور نہ دوسرا کوئی تم کو نقصان پہنچائے۔''

مقصد یہ ہے کہ پیمانہ عدل وانصاف تھامے رکھو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اعدِلوا هُوَ أَقرَبُ لِلتَّقوىٰ ... ۸ ... سورة المائدة

''انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیزگاری کی بات ہے۔''

ظاہر ہے جہاں عدل کا ترازو قائم ہوگا وہاں ایسے احتجاجات اور واویلے کی نوبت نہیں آئے گی بلکہ حکمران یتیموں، بیواؤں اور بے بس مظلوموں کے پہلوؤں میں کھڑے اور ان کے دروازوں پر دستک دیتے ہوئے نظر آئیں گے۔ یقین نہ آئے تو عمرین (عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ) کے مثالی نظامِ حکومت کا مطالعہ کیجیے۔ یہ جھلک آپ کو بڑی واضح نظر آئے گی۔

قصہ بیعت الرضوان سے مروّجہ طریق احتجاج پر استدلال کرنا جہالت اور لاعلمی پر مبنی ہے۔ نعوذ باللہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اس بیعت کے انعقاد سے کافروں سے احتجاج کیا تھا؟ جو عقلاً نقلاً غیر معقول اور آپ کی شان سے بہت فروتر ہے۔ یہ بیعت تو اس عہدِ وفاداری کی تجدید تھی جو بندوں نے اپنے اللہ سے کر رکھا تھا۔ اس کا مخلوق کے ساتھ کوئی تعلق نہیں؟ مقامِ غور وفکر ہے کہ اس سے مروّجہ طریق احتجاج کا جواز کیسے نکل آیا؟ اصل بات یہ ہے کہ اس قسم کے امور کا ارتکاب دراصل خواہشات کے پجاریوں کی سنن کا احیاء ہے اور یہ وہاں ہوگا جہاں عدل وانصاف کی بجائے ظلم وستم کا دَور دورہ ہوگا۔ اللہ رب العزت ہم سب کو صراطِ مستقیم پر گامزن رہنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، متفرقات:صفحہ:608

محدث فتویٰ